اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

تار کا پتہ:- الفضل لاہور

روزنامہ

الفضل لاہور

فی پرچہ ۱ر

یوم:- جمعرات

۹ رمضان المبارک ۱۳۷۳ھ

جلد ۸/۴۳	۱۳ ہجرت ۱۳۳۳ھ ش ۱۳ رمئی ۱۹۵۴ء	نمبر ۵۰

مشرقی بنگال اسمبلی کا اجلاس رمضان المبارک کے بعد طلب کیا جائے گا

صوبہ کے ضمنی انتخابات تین ماہ کے اندر اندر کرائے جائیں گے

ـــــ گن تنتری دل کے وفد کو مسٹر فضل الحق کی یقین دہانی ـــــ

ڈھاکہ ۱۲ رمئی۔ مشرقی بنگال کے وزیر اعلیٰ مسٹر اے کے فضل الحق نے کہا ہے کہ صوبائی اسمبلی کا اجلاس رمضان المبارک کے بعد طلب کیا جائے گا۔ آج آپ۔ گن تنتری دل کے ایک وفد سے ملاقات کے دوران میں یہ انکشاف کیا۔ آپ نے کہا کہ متحدہ محاذ کی پارلیمانی پارٹی کا جلسہ بھی رمضان المبارک کے بعد طلب کیا جائے گا۔ مسٹر فضل الحق نے کہا۔ کہ صوبائی اسمبلی کے ضمنی انتخابات کے متعلق میری کوشش یہ ہوگی۔ کہ وہ تین ماہ کے اندر اندر منعقد ہو جائیں۔ - البتہ اپنے ایک حلقہ کے ضمنی انتخاب کے متعلق انہوں نے کہا۔ کہ اس حلقہ میں ضمنی انتخاب کرانے میں مشکلات کا سامنا ہے۔ اور ممکن ہے۔ کہ مجھے یہاں انتخابات میں تاخیر کے لئے عوام سے منظوری لینی پڑے۔ وفد نے وزیر اعلیٰ سے پچھلے انتخابات میں قواعد وضوابط کی خلاف ورزیوں کی تحقیقات کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ مسٹر فضل الحق نے کہا۔ کہ آپ مجھے مطلع کیجئے۔ کہ قواعد وضوابط کی خلاف ورزیاں کہاں کہاں کی گئیں۔ تاکہ ان کے متعلق تحقیقات کی جا سکے۔ سیاسی قیدیوں کی رہائی کے متعلق آپ نے کہا۔ کہ میں تمام سیاسی قیدیوں کی رہائی کا حامی ہوں۔ بعض قیدیوں کی رہائی کے متعلق غور کیا جا رہا ہے۔ اور بعض کو عنقریب رہا کر دیا جائیگا۔

کراچی ۱۲ رمئی۔ مسٹر ارشد حسین بلجیم میں پاکستانی سفارتخانہ کے ناظم الامور مقرر کئے گئے ہیں۔ آپکو قونصل کا درجہ حاصل ہوگا۔

مقبوضہ کشمیر میں اگلے مہینے ہندوستانی ریاستوں کے آبادکاری کے وزراء کی کانفرنس منعقد ہوگی

نئی دہلی ۱۲ رمئی۔ اگلے مہینے مقبوضہ کشمیر میں تمام ہندوستان کی ریاستوں کے آبادکاری کے وزیروں کی ایک کانفرنس ہوگی۔ جس میں بے خانماں تارکانِ وطن کو معاوضہ ادا کرنے پر غور کیا جائے گا۔ ہندوستان کے وزیر آبادکاری مسٹر اجیت پرشاد جین اس کانفرنس کی صدارت کریں گے۔ حال ہی میں مسٹر جین نے اعلان کیا تھا۔ کہ حکومت ہندوستان مسلمانوں کی متروکہ جائیدادوں کو اپنی تحویل میں لے لیگی۔ تاکہ تارکانِ وطن کو معاوضہ ادا کیا جائے۔ اس کانفرنس سے پہلے پارلیمنٹ میں ایک بل پیش کیا جائے گا۔ جس کی رو سے حکومت ہندوستان کو مسلمانوں کی جائیدادوں پر قبضہ کرنے کا اختیار حاصل ہو جائیگا۔

نائیپے ۱۲ رمئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پولینڈ کے ایک تجارتی جہاز کے تیس ملاحوں نے فارموسا میں سیاسی پناہ لینے کی درخواست کی ہے۔ انہیں فارموسا میں داخل ہونے کی اجازت دے دی گئی ہے۔

صدر آئزن ہاور نے ٹیرف کمیشن کی سفارش رد کر دی

واشنگٹن ۱۲ رمئی۔ صدر آئزن ہاور نے امریکی ٹیرف کمیشن کی یہ سفارش رد کر دی ہے۔ کہ بعض قسم کی قینچیوں پر درآمدی محصول دگنا کر دیا جائے۔ یاد رہے کہ پاکستان

لنکا میں ہندوستانی مزدوروں پر پابندی

نئی دہلی ۱۲ رمئی۔ نئی دہلی کی ایک اطلاع سے پتہ چلتا ہے۔ کہ حکومت لنکا نے ان ہندوستانی مزدوروں کو جو ہندوستان سے جا کر لنکا میں آباد ہو گئے ہیں۔ خریداری کی خاص سہولتوں سے محروم کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

ہوچی منہ کی ویٹ منہ فوجوں کو مبارکباد

ہانگ کانگ ۱۲ رمئی۔ ویٹ منہ کے سربراہ ہوچی منہ نے ویٹ منہ فوجوں کو ڈین بن فو کی فتح پر مبارکباد دی ہے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے ان کو دشمن سے خبردار بھی کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ وہ مخالف کی طاقت کو کم نہ سمجھیں۔ انہوں نے اپیل کی کہ ہند چینی کی مکمل آزادی اور قومی اتحاد کا مقصد حاصل کرنے تک مقابلہ کئے جائیں۔

صدر آئزن ہاور کا پیغام شاہ لاؤس کے نام

واشنگٹن ۱۲ رمئی۔ صدر آئزن ہاور نے لاؤس کے بادشاہ کو ایک پیغام بھیجا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ لاؤس کی قومی فوج لاؤس کی آزادی اور خود مختاری کو تقویت دیگی۔ اور دشمنوں کے حملہ کا منہ توڑ جواب دیگی۔

جاپان ایشیائی قوموں کے دفاعی نظام میں شریک ہوگا

ٹوکیو ۱۲ رمئی۔ جاپان کے وزیر خارجہ نے کہا ہے۔ کہ جہاں تک جاپان کے اقتصادی حالات اجازت دینگے۔ وہ جنوب مشرقی ایشیا کی قوموں کے دفاعی نظام میں شریک ہونے میں کوئی تامل نہیں کرے گا۔

سیئول ۱۲ رمئی۔ جنوبی کوریا کے وزیر اعظم نے آج سیئول میں اخباری نمائندوں کو بتایا کہ صدر سنگمن ری نے کوریا کو متحد کرنے کی امریکی تجویز کو رد کر دیا ہے۔

جنوب مشرقی ایشیا کے مجوزہ دفاعی ادارے کی فوجی امداد کیلئے مسٹر ڈلس کی تجویز

واشنگٹن ۱۲ رمئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر ڈلس نے کانگرس سے کہا ہے۔ کہ حکومت کو یہ اختیار دیا جائے۔ کہ ہند چینی کے دفاع کے لئے جو رقم رکھی گئی ہے۔ وہ اسے جنوب مشرقی ایشیا کے مجوزہ دفاعی ادارے کے ممبر ملکوں کی فوجی امداد پر جس طرح چاہے۔ خرچ کرے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ تجویز مسٹر ڈلس نے ایوان کی امور خارجہ کی سب کمیٹی کے خفیہ اجلاس میں پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ رقم کی منظوری اس طرح دی جائے۔ کہ اس کا استعمال صرف ہند چینی کو فوجی امداد دینے تک محدود نہ ہو۔

جنیوا کانفرنس میں ہند چینی پر بحث

جنیوا ۱۲ رمئی۔ آج جنیوا کانفرنس میں ہند چینی کے متعلق پھر بحث ہونے والی تھی۔ آج کے اجلاس میں فرانس اور ویٹ منہ کی تجویزیں پیش کی جائیں گی۔ چین کے وفد کے ایک رکن نے کہا کہ ہند چینی کی تقسیم کی تجویز پر کسی مصالحت کا امکان نہیں ہے۔

فرانسیسی زخمیوں کو لانے کیلئے رابطہ مشن

سائیگاؤں ۱۲ رمئی۔ ہند چینی میں فرانسیسی کمان نے فرانسیسی زخمیوں کو لانے کے لئے ایک رابطہ مشن بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ مشن ڈین بن فو جائے گا۔ اور ویٹ منہ سے فرانسیسی زخمیوں کو واپس لانے کے لئے بات چیت کرے گا۔

یونان میں پھر زبردست زلزلہ

ایتھنز ۱۲ رمئی۔ آج یونان میں پھر زبردست زلزلہ آیا۔ جس سے چھ گاؤں تباہ ہو گئے۔ اب تک ایک آدمی کے ہلاک ہونے کی خبر آئی ہے۔

مصر کے وزیر خارجہ کی مختلف سفیروں سے ملاقات

قاہرہ ۱۲ رمئی۔ مصر کے وزیر خارجہ ڈاکٹر محمود فوزی نے یہودیوں کی جارحانہ کارروائیوں کے متعلق مصر میں روس سعودی عرب اور اردن کے سفیروں سے علیحدہ علیحدہ بات چیت کی۔

راجشاہی یونیورسٹی کے وائس چانسلر کو یورپ آنے کی دعوت

ڈھاکہ ۱۲ رمئی۔ راجشاہی یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر آئی۔ ایچ زبیری کو دولت مشترکہ کی یونیورسٹیوں کی ایسوسی ایشن نے ان گرمیوں میں لندن آنے کی دعوت دی ہے۔ اقوام متحدہ کی تعلیمی سائنسی اور ثقافتی ادارہ نے بھی آپ کو پیرس بلایا ہے۔

دو روسی اتاشی لندن سے چلے جائیں گے

لندن ۱۲ رمئی۔ برطانیہ میں روسی سفارت خانہ کے جن دو اتاشیوں پر جاسوسی کی سرگرمیوں کا الزام لگایا گیا تھا۔ روسی سفیر مسٹر جیکب ملک نے اس الزام کو رد کر دیا ہے۔ تاہم انہوں نے برطانوی دفتر خارجہ کو مطلع کر دیا ہے۔ کہ یہ دونوں اتاشی معینہ وقت کے اندر اندر لندن سے چلے جائیں گے۔ مسٹر جیکب ملک نے کل برطانوی وزیر مملکت مسٹر سلوین لائڈ سے بھی ملاقات کی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے انصاف پریس لاہور میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر

کلام النبی صلے اللہ علیہ وسلم

ہزار رات سے بہتر رات

عن انس بن مالك قال دخل رمضان فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ھذا الشھر قد حضرکم وفیہ لیلۃ خیرٌ من الف شھر من حرمھا فقد حرم الخیر کلہ ولا یحرم خیرھا الا محرومٌ

(سنن ابن ماجہ)

ترجمہ۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رمضان کا مہینہ آیا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مہینہ تمہیں ملا ہے۔ اور اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار رات سے بھی بہتر ہے۔ جو اس سے محروم رہا وہ تمام نیکیوں سے محروم رہا۔ اور اس کی بھلائی سے محروم نہیں ہوتا مگر بے نصیب۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ہر شے خُدا ہی سے طلب کرنی چاہیئے

"ایک بار میرے دل میں خیال آیا کہ یہ فدیہ کس لئے مقرر ہے تو معلوم ہوا کہ یہ اس لئے ہے۔ کہ اس سے روزہ کی توفیق ملے۔ خدا ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے۔ اور ہر شے خدا ہی سے طلب کرنی چاہیئے۔ وہ قادر مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی طاقت روزہ کی عطا کر سکتا ہے۔ اس لئے مناسب ہے کہ ایسا انسان جو دیکھے کہ روزہ سے محروم رہا جاتا ہوں تو دعا کرے کہ الہٰی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے۔ میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں۔ اور کیا معلوم کہ آئندہ سال رہوں یا نہ رہوں۔ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ۔ اس لئے اس سے توفیق طلب کرے۔ مجھے یقین ہے کہ ایسے قلب کو خدا تعالےٰ طاقت بخش دے گا۔"

(الحکم ۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء)

تحریک جدید کا انیس سالہ چندہ روحانی والدین کی طرف سے بھی دینے کی اجازت ہے۔

بیرونی ممالک کے ایک دوست جو تحریک جدید کے دور اول میں اپنا اور اپنی اہلیہ صاحبہ اور اپنے والدین وخسر صاحب مرحوم کی طرف سے نہ صرف انیس سال تک دے چکے ہیں۔ بلکہ دور ثانی کے سال اول یعنے بیسویں سال کا بھی ادا کر چکے ہیں۔ وہ اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم کا شکریہ ادا کرتے ہوئے حضور میں یہ درخواست کرتے ہیں۔ حضور میرے دل میں کئی دن سے یہ تحریک ہو رہی تھی کہ میں نے خونی والدین کی طرف سے تو چندہ تحریک جدید ادا کر دیا ہے۔ لیکن میں نے روحانی والدین کی طرف سے ادا نہیں کیا۔ روحانی والدین سے میرا مطلب حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ سو میں درخواست کرتا ہوں کہ مجھے حضور یہ چندہ تحریک جدید بھی ادا کرنے کی اجازت فرمائیں۔ اور اس چندہ کا اندراج اس فہرست میں کر دیا جائے۔ جو کتابی صورت میں اشاعت کے لئے تیار ہو رہی ہے۔ ان کی اس درخواست کو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے منظور فرمالیا اور اجازت دی کہ اسے انیس سالہ جہاد کی فہرست میں درج کر دیا جائے۔ لہٰذا بیرونی ممالک اور پاکستان کے مجاہدین انیس سالہ کی اطلاع کے لئے حضور کی اجازت شائع کی جاتی ہے۔ تا جن کو اللہ تعالےٰ توفیق بخشے وہ مزید ثواب حاصل کر سکیں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کی منظوری تا اپریل ۱۹۵۸ء دی جاتی ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

جہلم

مولوی عبدالغنی صاحب — امیر
مستری عبدالرحیم صاحب — سیکرٹری مال
ایم۔ عبدالغنی صاحب — سیکرٹری امور عامہ و تبلیغ
سید سردار شاہ صاحب — " تعلیم و تربیت
شہزادہ محمد عثمان صاحب — " تحریک جدید

چکوال

رسالدار مرزا احمد خان صاحب — پریذیڈنٹ و امین
خواجہ محمد شفیع صاحب وکیل — سیکرٹری امور عامہ تعلیم و تربیت و تبلیغ
ملک محمد حسین صاحب اعوان — محاسب و سیکرٹری مال
ڈاکٹر محمد الدین صاحب — آڈیٹر

کلر کہار (ضلع جہلم)

چوہدری خان محمد صاحب — پریذیڈنٹ
میاں فضل حسین صاحب — سیکرٹری مال
میاں سلطان بخش صاحب — " تبلیغ و وصایا
میاں فضل حسین صاحب — " تعلیم و تربیت

محمود آباد

میاں منظور الحق صاحب — سیکرٹری مال
داجہ محمد الدین صاحب — محاسب
چوہدری غلام مرتضےٰ صاحب — سیکرٹری تبلیغ
میاں عبدالسلام صاحب — " تعلیم و تربیت
ملک محمد الدین صاحب پنشنر — " امور عامہ
ملک نور محمد صاحب — امین

راولپنڈی

خواجہ عنایت اللہ صاحب — سیکرٹری تبلیغ
میاں اللہ بخش صاحب — سیکرٹری تعلیم و تربیت و امین
میاں محمود احمد صاحب — " مال
خواجہ غلام نبی صاحب گلکار — " امور عامہ و خارجہ
مولوی علی محمد صاحب اجمیری — " تالیف و تصنیف
میاں عبدالمنان صاحب ناہید — آڈیٹر
قریشی محمد اسمٰعیل صاحب — سیکرٹری تحریک جدید
شیخ احمد الدین صاحب — " وصایا
میاں بشیر احمد صاحب چغتائی — جنرل سیکرٹری

چکا بنگیال ضلع راولپنڈی

چوہدری غلام احمد صاحب — پریذیڈنٹ
منشی نتھے خان صاحب — سیکرٹری مال
مولوی لال خان صاحب — " تبلیغ
چوہدری سجاول خان صاحب — " زراعت
مولوی لال خان صاحب — امام الصلوٰۃ

کوہ مری

میجر چوہدری عزیز احمد صاحب — پریذیڈنٹ
بابو محمد حنیف صاحب — سیکرٹری مال۔ آڈیٹر
محمد شفیع صاحب سلیم — جنرل سیکرٹری و امور عامہ

گوجر خان

خواجہ ظہور الدین صاحب وکیل — پریذیڈنٹ و سیکرٹری تعلیم و تربیت
خواجہ عبدالرحمن صاحب — سیکرٹری مال
خواجہ عبدالصمد صاحب — " تبلیغ

کہوٹہ

مولوی غلام رسول صاحب — سیکرٹری مال
چوہدری غلام قادر صاحب — امین
قریشی محمد حسین صاحب — " تبلیغ

کوٹ فتح خاں

کرنل ملک سلطان محمد خان صاحب — پریذیڈنٹ سیکرٹری امور عامہ و خارجہ
پیر محمد اکبر صاحب — سیکرٹری مال
" — " تعلیم و تربیت

کیمل پور

بابو عبدالرحمن خان صاحب — جنرل سیکرٹری سیکرٹری وصایا
شیخ محمد صدیق صاحب — سیکرٹری تبلیغ
میر رفیق احمد صاحب — " تعلیم و تربیت
ماسٹر عبدالرحمن صاحب — " جائداد و مال
ملک مبارک احمد صاحب — امور عامہ و خارجہ
سید امتیاز علی صاحب — آڈیٹر
ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب — سیکرٹری ضیافت
شیخ محمد صدیق صاحب — " زراعت
منشی عبدالمجید صاحب — پریذیڈنٹ و سیکرٹری امور عامہ
میاں محمد صدیق صاحب ولد منشی عبدالحمید صاحب — جنرل سیکرٹری
میاں غلام محمد صاحب ولد کالا خان صاحب — سیکرٹری مال
میاں غلام محمد صاحب ولد حسین خان صاحب — " تبلیغ
میاں عطا محمد صاحب — " " تعلیم و تربیت

(باقی)

ہنگامی حالت

دستور ساز اسمبلی بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی رپورٹ کی ان دفعات کی منظوری دے دی ہے۔ جن کے مطابق صدر مملکت کو ہنگامی حالات کا اعلان کرنے کا اختیار ہوگا۔ ان دفعات کا مقصد یہ ہے کہ اگر کسی وقت پاکستان یا اس کے کسی حصہ کی سلامتی یا اقتصادی حالت کو خطرہ ہو یا ملک پر حملہ کا اندیشہ ہو یا کسی عوامی تحریک سے ملک کے امن و سلامتی کو سخت خطرہ لاحق ہو جائے۔ تو صدر مملکت کو اختیار ہے کہ وہ ملک میں ہنگامی حالات کا اعلان کردے۔ اگر ملک کے مالی استحکام یا ساکھ کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو اس صورت میں بھی ہنگامی صورت حال کا اعلان صدر مملکت کر سکتا ہے۔ یہ ہنگامی صورت حال دو ماہ کے بعد ختم ہو جائے گی البتہ وفاقی مجلس دستور ساز اس مدت کی میعاد کو ختم ہونے سے پہلے ہنگامی آرڈی ننس کو زیادہ مدت تک بھی لمبا کر سکتی ہے۔

یہ دفعات نہایت ضروری ہیں کسی ملک میں ہمیشہ امن و سکون اور پسندیدہ حالات یکساں طور پر قائم نہیں رہ سکتے۔ جب ملک میں بالکل سکون ہو۔ اندرونی اور بیرونی خطرات موجود نہ ہوں۔ ایسے خطرات جن سے اندیشہ پیدا ہو کہ ملک میں ابتری پیدا ہو جائے گی۔ یا ایسا انتشار پھیل جائے گا۔ کہ ان خطرات کا عام ملکی قانون کے مطابق مقابلہ کرنا مشکل ہو جائیگا تو ایسی صورت میں عام قانون جس کا عمل سست رفتار ہوتا ہے کام نہیں دے سکتا ایسے حالات میں تیزی سے عمل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور اگر فوری اقدامات نہ کئے جائیں تو ملک کو تباہی سے بچانا ناممکن ہو جاتا ہے ظاہر ہے کہ ایسی ہنگامی حالتوں میں ان قواعد و قوانین پر عمل نہیں کیا جا سکتا۔ جو عام حالت میں نافذ ہوتے ہیں۔ جبکہ کسی عجلت کی ضرورت نہیں ہوتی۔

ایسی حالتوں کے رونما ہونے کا اندیشہ ہر ملک کو لگا ہوتا ہے۔ اس لئے دستور میں اس کی گنجائش رکھی جاتی ہے کہ جب ایسی کوئی حالت رونما ہو۔ مثلاً ملک کی سلامتی خطرہ میں پڑ جائے۔ یا اقتصادی حالت اتنی پست ہو جائے۔ کہ ملک قحط کے چنگل میں گرفتار ہوتا نظر آئے۔ اور غیر معمولی کنٹرول کے بغیر توازن قائم نہ رکھا جا سکتا ہو۔ یا کسی دشمن سے ملک پر حملہ کر دینے کا اندیشہ پیدا ہو جائے۔ یا خود ملک ہی میں کوئی ایسی عوامی تحریک اتنا زور پکڑ جائے کہ شہریوں کے جان و مال اور ناموس کو خطرہ اور خود حکومت کے استحکام کو تزلزل کا اندیشہ لاحق ہو جائے۔ تو اس مملکت کو خواہ اسکو کسی نام سے پکارا جائے۔ ایسے اختیارات ہونے چاہئیں کہ وہ متانت اور دور اندیشی سے کام لے کر خطرہ کا صحیح احساس کرتے ہوئے عام ملکی قانون سے بالا و برتر کوئی ہنگامی آرڈی ننس جاری کردے۔ جس سے غرض یہ ہو کہ فلاں فلاں امور میں فوری اقدامات فلاں فلاں طریقوں سے لئے جائیں گے

چونکہ یہ حالت ہنگامی کہلاتی ہے۔ اور اس سے عام ملکی قانون کو دبایا جاتا ہے۔ اور اس سے شہریوں کی آزادی پر اثر پڑتا ہے اور یہ صرف غیر معمولی حالتوں میں ہی کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے ظاہر ہے کہ ایسی حالت زیادہ دیر تک قائم نہیں رکھی جا سکتی۔ ورنہ ملک کے تمام ترقی کے ذرائع مسدود ہو کر رہ جائیں۔ اس لئے اس کی میعاد بہت کم یعنے صرف دو مہینے رکھی گئی ہے۔ مگر چونکہ بعض دفعہ ایسی اندیشہ ناک حالت دو ماہ سے زائد بھی ہو سکتی ہے۔ اس لئے وفاقی مجلس قانون ساز کو اختیار دیا گیا ہے۔ کہ وہ اس پر غور و خوض کرے۔ اور اگر ہنگامی حالت کی ضرورت دو ماہ سے زیادہ ہو۔ تو وہ اس غیر معمولی قانون کی میعاد بڑھا سکتی ہے۔

کوئی ملک کسی طرز حکومت میں کسی وقت ایسی ہنگامی اور غیر معمولی حالت سے مبرا نہیں ہو سکتا۔ زمانہ قدیم سے لے کر آج تک اس پر عمل ہوتا رہا ہے۔ خود مختار بادشاہوں کا تو ذکر ہی کیا۔ ان میں تو بادشاہ وقت جو حکم چاہے دے سکتا ہے۔ مگر جمہوری سے جمہوری حکومتوں میں بھی دستور میں ایسی دفعات کے بغیر کام نہیں چل سکتا۔ اسلام میں بھی اس کی نظیریں موجود ہیں۔ چنانچہ ایسے حالات میں ہو تا غلہ یک جا جمع کر کے سب میں برابر تقسیم کیا جاتا تھا اور جنگامی احکام جاری ہوتے تھے

الغرض یہ دفعات اگرچہ غیر معمولی ہیں لیکن نہایت ضروری ہیں۔ اس لئے کسی کو ان پر اعتراض نہیں ہونا چاہیئے۔ چنانچہ اسمبلی میں ان پر جو بحثیں ہوئی ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اصولاً ان دفعات سے کسی کو اختلاف کرنے کی گنجائش نظر نہیں آئی۔ البتہ بعض ترمیمات کی گئیں ؛

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف

اسلام ایک علمی دین ہے اور ہمارا اعتقاد ہے کہ اس زمانے میں اسلام کا فہم خاص کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیا گیا ہے۔ آپ نے اسلام کے ان پہلوؤں کو اپنی تصانیف میں اجاگر کیا ہے۔ جو امتداد زمانہ کے ساتھ اندھیروں میں چھپ گئے تھے۔ اور ہمارا ایمان ہے کہ جس طرح اسلام کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے پیش کیا ہے۔ وہ الٰہی اشارہ کے ماتحت کیا ہے۔ اور اگرچہ آپ نے قرآن کریم کے احکام اور سنت نبوی میں ایک نقطہ کی بھی تبدیلی نہیں فرمائی۔ لیکن آپ نے جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ قرآن کریم اور سنت کی جاودانی سچائیوں کو از سر نو ایسے طریق سے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ جس کی اس زمانہ کے لحاظ سے سخت ضرورت تھی۔

آپ قطعاً کوئی نیا پیغام نہیں لائے۔ آپ کی بعثت کا مقصد فقط زندہ خدا تعالےٰ زندہ الکتاب قرآن کریم اور زندہ رسول خاتم النبیین سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو ہی دنیا میں از سر نو قائم کرنا ہے۔ جو نہ صرف غیر مسلموں تک ابھی تک نہیں پہونچی تھی۔ بلکہ خود اللہ تعالےٰ قرآن کریم اور رسول عربی کے ناموں کا دم بھرنے والوں نے بھی چھوڑ دی ہے۔ اللہ تعالےٰ کی توحید اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا جھنڈا تمام دنیا پر لہرانے کے لئے آپ کو مسیح موعود بنا کر اللہ تعالےٰ نے بھیجا ہے۔ آپ کے آنے کی اس کے سوائے کوئی غرض نہیں۔

اس سے صاف نتیجہ نکلتا ہے کہ جو لوگ آپ کی جماعت میں داخل ہوتے ہیں وہ اسلام کے پیش کردہ لائحۂ عمل کو ہی اختیار کرنے کے لئے داخل ہوتے ہیں۔ اور اپنی زندگیوں کو اسلام کے سانچے میں ہی ڈھالنا ان کی منزل مقصود ہے۔ اور جب وہ خود اپنی زندگیوں کو اسلام کے سانچے میں ڈھال لیں۔ تو پھر ان پر یہ فریضہ بھی عائد ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنے نمونہ اور مواعظ حسنہ سے زندہ خدا تعالےٰ زندہ الکتاب اور زندہ رسول صلعم کی تعلیم کو تمام دنیا کے سامنے پیش کریں۔ اور جیسا کہ ہم اوپر عرض کر چکے ہیں۔ چونکہ اللہ تعالےٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس لئے مبعوث فرمایا ہے۔ کہ وہ اس زمانہ کے لحاظ سے اسلام کی سچی تعلیم کو دنیا میں پیش کریں۔ اور اس کے خوشنما چہرے سے تاریکیوں کے وہ تمام پردے اٹھا دیں۔ جو انسانوں کی غفلتوں نے اس پر ڈال دیئے ہیں۔ اس لئے اسلام کی تعلیم کو اس کے صحیح پیمانے اور اندازہ میں سمجھنے کے لئے نہایت ضروری ہے کہ ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصانیف کا غور سے مطالعہ کریں۔ اور جو فہم اسلام اللہ تعالےٰ نے اپنے خاص خزانہ سے آپ کو عطا کیا ہے۔ اس سے استفادہ کریں۔ اگر ہم ایسا نہیں کرتے۔ تو ہمارے احمدی ہونے کا ہمیں کوئی فائدہ نہیں۔

اگر ہم واقعی اسلام کو اپنا لائحۂ زندگی بنانا چاہتے ہیں۔ اور اپنی زندگی کو قرآن کریم اور سنت نبوی کی صحیح تعلیم پر ڈھالنا چاہتے ہیں۔ تو یہ ضروری ہے کہ ہم حضور کی تصانیف کا غور سے مطالعہ کریں۔ اس وقت ہم میں اسلام کی تعلیم کے حصول کی وہ صحیح روح پیدا ہوگی۔ جس کی ہمیں ضرورت ہے۔

تقسیم کی وجہ سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا تمام ذخیرہ جو مرکز نے شائع کیا تھا قادیان میں رہ گیا تھا۔ پھر بعض تصانیف ختم ہو چکی تھیں اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ اس بیش بہا خزانے کی اشاعت کا ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی سعی سے پھر آغاز ہو گیا ہے اور کئی ایک قیمتی تصانیف اشاعت پذیر ہو چکی ہیں۔ احباب کو چاہیئے کہ پیشتر اس کے کہ انہیں بعد میں پچھتانا اور آئندہ اشاعت کا انتظار کرنا پڑے۔ اس خزانے کو ہاتھوں ہاتھ لینا چاہیئے۔ اس سے یہ بھی فائدہ ہوگا کہ باقی تصانیف بھی جلد از جلد شائع ہونے کا امکان پیدا ہو جائے گا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام تصانیف کا سیٹ ہر احمدی کے پاس

(باقی دیکھیں صفحہ ۷)

بلاغت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مثال

"الصّیامُ جُنّۃٌ" کی معنوی تحلیل

(از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر مقیم بیروت (لبنان))

(۱)

رمضان کے روزے اسلام کا اہم رکن ہیں۔

ایام رمضان میں ایک مسلمان روزہ کی حالت میں جائز حقوق اور اپنی خواہشات نفسانی سے محروم ہو جاتا ہے۔ لیکن کیا یہ روزے اس لئے فرض کئے گئے ہیں۔ کہ ابن آدم بھوک اور پیاس کی شدت کو برداشت کرے۔ اور ہر قسم کی لذائذ کو ترک کر دے؟

اسلامی روزہ کی شرائط ایجابی و سلبی فضائل و خصائص کی حامل ہیں۔ جن کا تعلق اسلامی سوسائٹی کے ساتھ ہے۔ یہ روزہ انسانی نفس میں اس قسم کی اخلاقی فضا پیدا کرتا ہے۔ جس کے ذریعہ نفس اصلاحی تبدیلی خود بخود قبول کرتا ہے۔ اور روزہ دار کو ایسے مقام پر لا کھڑا کرتا ہے کہ جس سے وہ اپنی ذمہ واریاں سمجھنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ اور اس کے اندر ہر قسم کے شر سے نفرت اور مقابلہ کی روح پیدا ہو جاتی ہے۔ نفس میں قوت برداشت کا جذبہ آ جاتا ہے۔ اور قوت ارادی پختہ ہو جاتی ہے۔ دل۔ دماغ اور عقل میں خیر اور شر کی تمیز ہو جاتی ہے۔ روزہ ہرگز بھوکے اور پیاسے رہنے کا نام نہیں ہے۔ بلکہ روزہ کا مقصد اساسی انسان کے جذبات و احساسات میں ایک ایسی عملی تبدیلی کا پیدا ہونا ہے۔ جس سے روزہ دار پسماندہ طبقہ کے حقوق کو پورا کرنے کے لئے من جمیع الوجوہ تیار ہو جائے۔ کیونکہ بھوک اور پیاس سے قوت شعور اور ادراک تیز ہوتی ہے۔ اور یہی شعور انسان کو اپنی ذمہ داری بتلاتا ہے۔

اگر قوم کا ذمہ وار آرام طلب لیڈر روزہ رکھے تو یقیناً اور یقیناً اس کا نفس امارہ حال سے چلا کر کہے گا۔ اور اس کی نوک زبان فقراء مساکین یتامیٰ۔ بیواؤں۔ بیکار اور معذور طبقہ کی ترجمانی کرتی ہوئی کہے گی۔ کہاں ہے فقیر؟ کہاں ہے یتیم؟ کہاں ہے بیوہ عورت؟

بھوک اور پیاس روزہ دار کو بیتاب کر دیتی ہے۔ اور نفس پر پابندیوں کی وجہ سے امیر سے امیر شخص بھی فقیر اور محروم ہو جاتا ہے۔ ایسے وقت میں ضمیر انسانی صحیح رائے قائم کرنے پر مجبور ہوتی ہے۔ اسلام نے پسماندہ طبقہ کے حقوق پورا کرنے کے لئے قرآن مجید میں مختلف مقامات پر اسالیب مختلفہ میں امراء۔ اغنیاء اور عوام و خواص کو مخاطب کیا ہے۔ کسی ملک کا داخلی امن صرف اسی صورت میں قائم رہ سکتا ہے۔ کہ جبکہ عوام کی ضروریات کا خیال رکھا جائے۔ اور دولت کی تقسیم ایسے رنگ میں ہو۔ کہ جو ملک کے تمام باشندوں کی جائز ضروریات کو پورا کر سکے اور اس میں اعتدال کی نسبت کا ہونا انتہائی ضروری ہے۔ عموماً دیکھا گیا ہے۔ کہ گو نقص پیدا کرنے والے ملک میں چند اشخاص ہی ہوتے ہیں۔ مگر ان کی اس حرکت سے ملک کا داخلی امن برباد ہو جاتا ہے۔ وزارتیں بدل جاتی ہیں۔ پریس مخالف اور موافق رائے قائم کر کے دو حصوں میں تقسیم ہو جاتا ہے۔ مظاہرات اور دن دہاڑے چوری کے واقعات شروع ہو جاتے ہیں۔ بڑے بڑے تجارتی عمارتوں اور منڈیوں کو آگ لگا کر ان کی زندگی کی کمائی کو ختم کر دیا جاتا ہے۔ قوم میں تنقید کا مادہ ارباب حکومت کے سکون کو مفقود کر دیتا ہے۔

اسلامی احکام میں یہ خوبی ہے۔ کہ وہ شعور پیدا کرتے ہیں۔ اور یہ شعور ہی قوت عملیہ کا وسیلہ ہے۔ اور روزہ شعور اور قوت عملیہ کا موجب ہے۔ اور پسماندہ طبقہ کے جذبات و احساسات کی بہترین ترجمانی کرتا ہے۔ زکوٰۃ جیسے اہم رکن کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ اگر قوم کے ذمہ دار اشخاص غریب طبقہ کے حقوق کا خاص خیال رکھیں۔ تو بلاشبہ ملک بہت سے مصائب سے بچ جائے اور امن کا دور دورہ ہو۔ اور ملک میں نامناسب واقعات پیدا نہ ہوں۔

(۲)

علم اخلاق کی تعریف میں کتنا ہی اختلاف ہو۔ مگر یہ اختلاف لفظوں کی ترتیب اور تقدیم و تاخیر سے آگے تجاوز نہیں کرتا۔ مگر معنوی رنگ میں علم اخلاق کی تعریف میں اختلاف نہیں پایا جاتا۔ گو موجودہ زمانہ میں جبکہ علم اخلاق درسگاہوں میں ایک مستقل علم کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ اور اس موضوع پر کتب تحریر کی جا رہی ہیں۔ افسوس کہ علم اخلاق کی بنیاد اسلام نے رکھی۔ مگر اس علم کی وسعت اور اشاعت یورپ نے کی ہے۔ مندرجہ بالا فقرہ سے میرا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ مسلمانوں نے اس میں حصہ نہیں لیا۔ غزالی ابن مسکویہ ماوردی اور ابن رشد کی کوششوں کو ہرگز نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اور پھر عصر حاضرہ کے جلیل القدر امام حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ؑ نے اخلاق کو سہل اور نئے انداز میں پیش فرمایا ہے۔ اخلاق کی اہمیت سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ قانون وہ کام نہیں کرا سکتا۔ جو اخلاق کرتا ہے۔ اس کی مثال یوں ہے۔ کہ قانون کہتا ہے۔ کہ چوری مت کرو۔ کسی کو قتل نہ کرو۔ کسی کو نقصان نہ پہنچاؤ۔ ورنہ یوں ہوگا۔ مگر اس کے مقابل میں اخلاق کا تعلق ضمیر اور وجدان کے ساتھ ہے۔ وہ کہتا ہے۔ کہ تو چوری کرنے اور قتل کرنے کا خیال بھی دل میں نہ لا۔ بلکہ اس کے ساتھ اخلاق ایسے اسباب اور ذرائع کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ کہ جس سے انسان شر اور تکلیف سے بچ جائے۔

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ "بعثت لاتمم مکارم الاخلاق" کہ میں محاسن اخلاق کی تکمیل کے لئے آیا ہوں۔

روزہ کے تفصیلی احکام پر اگر یکجائی نگاہ ڈالی جائے۔ تو وہ ہماری اخلاق عالیہ کی طرف ہی رہنمائی کرتے ہیں۔ چنانچہ قوت برداشت عفت۔ قوت عزم۔ اچھا ماحول تلاش کرنا۔ زبان کا صحیح رنگ میں استعمال کرنا۔ غض بصر ہمت شجاعت۔ اطاعت۔ صدق۔ اسراف سے پرہیز۔ اچھا معاملہ۔ اوقات کا صحیح استعمال کرنا وغیرہ اخلاق میں شمار ہوتے ہیں۔ اگر اس قسم کے اخلاق سے کوئی قوم محروم ہو جائے۔ تو پھر مصر کا شاعر شوقی ایسی قوم کو مردہ قوم کہتا ہے۔ ؎

واذا اصیب القوم فی اخلاقھم
فاقم علیھم ماتما وعویلا

یعنی جب کوئی قوم اخلاق میں گر جاتی ہے۔ تو ایسی قوم مردہ ہے۔ اور اس کا ماتم کرنا چاہیئے۔

(۳)

حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم امی تھے۔ مگر آپ کو خدا تعالےٰ کی طرف سے ارشاد تھا۔ کہ آپ ہمیشہ فصیح و بلیغ اسلوب کا استعمال فرمایا کریں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ "اعطیت جوامع الکلم" کہ مجھے خدا تعالےٰ کی خاص توفیق و قدرت سے "جوامع الکلم" دیئے گئے ہیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم روزہ کے فضائل و محاسن اور خصائص کا ذکر یوں فرماتے ہیں:۔

"الصیام جنّۃ" کہ روزے نفس کے لئے بمنزلہ ڈھال۔ سپر اور پردہ کے ہیں۔ یہ مختصر لفظ فلاسفی روزہ پر مشتمل ہے۔ اور یہ حقیقت ہے۔ کہ مندرجہ بالا اصطلاح میں بحر عظیم کو کوزہ میں بند کر دیا گیا ہے۔ روزہ کی جامع و مانع تعریف و غرض کو اس میں بیان کر کے بلاغت کا بہترین نمونہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پیش فرمایا ہے۔ افکار بالا "جنّۃ" کی تفسیر کرتے ہیں۔ جبکہ روزہ نفس میں ایجابی و سلبی قوت پیدا کر کے انسان کو شر کے حملہ سے بچاتا ہے۔ اور خیر و نیکی کی توفیق دیتا ہے۔ امام جاحظ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بلاغت کے متعلق تحریر کرتے ہیں۔

"ھو الکلام الذی قل عدد حروفہ وکثر معانیہ"

یعنی حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کلمات مختصر ہوتے ہیں۔ مگر اس میں وسیع معانی و افکار پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ "الصیام جنّۃ" بلاغت نبویؐ کی ایک درخشندہ مثال عظیم ہے۔ جس میں روزہ کے متعلق سب کچھ بیان کر دیا گیا ہے۔

اللہ تعالےٰ ہم سب کو ان مبارک ایام سے حصہ وافر عطا فرمائے۔ آمین۔

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کا ماہوار اجلاس

مورخہ ۹ رمئی ۱۹۵۲ء بروز اتوار مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کا ماہوار اجلاس مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں مکرم مولوی عبدالغفور صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور قاضی برکت اللہ صاحب ناظم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ لاہور نے تقاریر فرمائیں۔ اور آخر میں گذشتہ سہ ماہی میں کارگذاری کے لحاظ سے اول آنے والے کو علم انعامی دیا گیا۔ اور دوم سوم آنے والے حلقہ جات کو انعامات تقسیم کئے گئے۔ گذشتہ سہ ماہی میں بھاٹی گیٹ اول۔ دھرم پورہ دوم اور سلطان پورہ سوم رہے ہیں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور)

دعائے نعم البدل

میرا اکلوتا بچہ عزیز عبدالمالک مورخہ ۲۸ اپریل کو وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس سے پہلے بھی کئی بچے فوت ہو چکے ہیں احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ مجھے نعم البدل عطا فرمائے۔ خاکسار ضیاء الدین ٹرسٹ میچ فیکٹری لانڈھی کراچی

درخواست دعاء

میری بہن کا میو ہسپتال میں اپنڈے سائٹس کا اپریشن ہوا ہے۔ درد کی شکایت ہے۔ احباب اس کی صحتیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ رحمت خاں دفتر الفضل لاہور

معاشرے کا سب سے بڑا نقص

(منقول از نوائے وقت ۱۳ اپریل ۱۹۵۴ء)

مملکت خداداد پاکستان نوزائیدہ ہونے کی وجہ سے بے شمار مشکلات اور مصائب میں محصور ہے۔ ہم نے ایک ایک کرکے ان مصائب کو راستے سے ہٹانے اور مزید ترقی و رفعت کی طرف سفر کرنا ہے۔ گو قیام پاکستان سے لے کر آج تک مصائب نے ہمیں متحد و متفق اور بنیان مرصوص بننے کا سبق دیا ہے۔ لیکن یہ سبق آج پہلے سے زیادہ کھلے باب کی طرح ہمارے سامنے ہے۔ جبکہ ہماری خارجہ پالیسی ایک نہایت نازک اور روشن دور میں داخل ہو چکی ہے۔ اور ہماری داخلہ پالیسی مشرقی بنگال کے انتخابات کے بعد اس سے بھی زیادہ خطرناک صورت حال سے دوچار ہے۔ بد قسمتی سے آج کل باہمی انتشار اور افراتفری کے عفریت چاروں طرف سے منہ کھولے ہماری طرف لپکے چلے آ رہے ہیں۔ صرف ایک صوبہ کے انتخابات نے جن خطرات کو بے نقاب کیا ہے۔ ان کے تصور ہی سے سمجھدار محب وطن پاکستانیوں کے رونگٹے کھڑے ہو رہے ہیں۔ ابھی ۱۹۵۳ء کے فسادات کے زخم ہرے ہی تھے کہ ۱۹۵۴ء کے انتخابات بنگال نے نئے چرکے لگا دیئے ہیں۔ اور کوئی بعید نہیں کہ ان کے نتیجے کے طور پر یہ زخم دوبارہ ہرے ہو جائیں۔ مسلم لیگ جو کچھ عرصہ قبل ملک کی سب سے زبردست جماعت تھی۔ زندگی اور موت کی کشمکش سے دوچار ہے۔ طرفہ یہ کہ اسکے جسم کے مختلف اعضاء نے ایک دوسرے کو نوچنا شروع کر دیا ہے۔ کوئی مسلم لیگی پرانے مسلم لیگیوں کو بلا رہا ہے۔ کوئی تطہیر کا نعرہ لگا رہا ہے۔ اور کوئی احرار جیسی جماعت کی طرف دست تعاون دراز کر رہا ہے۔ رہی عوامی لیگ تو اس کا پروگرام سوائے تنقید برائے تنقید کے کوئی نہیں۔ اسلامی جماعت والے گو اسلامی نظام کی عمارت بنانا چاہتے ہیں۔ لیکن اس کے لئے انہوں نے عمارت کو چھتوں کی طرف سے شروع کیا ہے۔ بنیادوں کی طرف توجہ نہیں کی یعنی وہ اسلامی حکومت پہلے چاہتی ہے۔ لیکن عوام کو مسلمان بعد میں بنائے گی۔ اب رہ گئی ملک کی "واحد نمائندہ" جماعت یعنی آزاد پاکستان پارٹی۔ سو اس کا نصب العین اتنا پیچیدہ ہے۔ کہ اچھی بھلی سمجھ والے انسان بھی اس کے پروگرام میں سے غداری اور حب الوطنی کو الگ الگ نہیں کر سکے۔

تمام انتشار ہمارا اپنا پیدا کردہ ہے۔ ہم نے اپنی جانوں اور مالوں کا محافظ ان لوگوں کو بنایا۔ جنہوں نے اپنے مفاد کی خاطر سادہ لوح عوام کے مال و جان کو خاک و خون کے حوالہ کر دیا۔ ہم نے اپنے ایمان کا محافظ ان کو بنایا۔ جن کے متعلق خود خدا کے برگزیدہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ "یہ لوگ روئے زمین پر بدترین مخلوق ہوں گے۔ اور ان کا کام صرف فتنے کھڑے کرنا ہوگا"۔ پھر ہم نے اپنی نمائندگی کے لئے ہر اس شخص کو کافی سمجھا جس کی عمر اکیس سال تک پہنچ جائے۔ خواہ اسے الف یا ب کی پہچان ہو یا نہ ہو۔ ہم نے سادہ مزاج بے سمجھ اور جاہل عوام کی آواز کو جمہور کی آواز قرار دے کر اس کے آگے خاموشی اور خوف کو بہتر سمجھا۔ ہمارے عقلمند باسمجھ اور بااثر طبقہ نے ان عوام کے سامنے آنکھ اٹھانے کی جرأت نہ کی۔ ہمارے معاشرے کا سب سے بڑا نقص یہ ہے۔ کہ ہم تمام برائیوں کو اپنے سامنے ہوتا دیکھ کر آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ یہاں تک کہ لوٹ مار اور قتل و غارت کے شور کو سن کر کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے ہیں۔ ہمارا پیش امام فی سبیل اللہ فساد کا فتویٰ دیتا ہے۔ تو ہمارا حاکم اسے encourage کرتا ہے۔ اور سادہ دل عوام دل و جان سے کام شروع کر دیتے ہیں سمجھدار انسان اگر کچھ کرتا ہے۔ تو یہی کہ وہ اپنے گھر کے دروازے بند کرکے اندر بیٹھ جاتا ہے۔ اور سب کچھ جانتے بوجھتے ہوئے خیال کر لیتا ہے۔ کہ اس نے اپنا حق ادا کر دیا۔ کیونکہ اس نے کسی کا ساتھ نہیں دیا۔ پھر کچھ عرصہ انتظار کے بعد گھر کی دیوار کے کسی سوراخ میں سے آواز دیتا ہے کہ اے لوگو اگرچہ تمہارا فساد درست نہیں۔ تاہم میں اس کو جمہور کی آواز سمجھ کر حکومت سے استدعا کرتا ہوں۔ کہ تمہاری بات مان لی جائے"۔ وہ عوام کے مطالبات کے حسن و قبح کی وضاحت نہیں کرتا۔ اس سب ڈرامے کا نتیجہ یہی ہوتا ہے کہ جاہل، سادہ اور بے سمجھ عوام کی آواز جمہور کی آواز بن جاتی ہے۔ لیکن نمکین خون کا مزہ بھی عجیب نشہ آور ہوتا ہے۔ دوسرے دن جب ایسا ہی ڈرامہ پھر سے شروع ہوتا ہے۔ تو جمہور کی آواز دونوں زبانوں کے مسئلہ۔ پاک و بھارت کے تعلقات کے مسئلہ اور صوبائی تعصبات کے طوفان کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔ نتیجہ ظاہر ہے۔ کہ چاروں طرف انتشار افتراق اور پریشانی کے طوفان امڈ آتے ہیں۔ نفسا نفسی کے اس عالم میں اگر کچھ دکھائی دیتا ہے۔ تو تطہیر کی مہم۔ پرانے مسلم لیگیوں کا اجتماع۔ احرار کی طرف دست تعاون کی درازی ختم نبوت کے نام پر ووٹ۔ تنقید بے تدبیر الٹی طرف سے عمارت کی تعمیر۔ یا غداری و حب الوطنی کا امتزاج۔ اب کوئی یہ فیصلہ نہیں کر سکتا کہ یہ طوفان اندر طوفان ہیں یا مرض کا علاج۔

نئے انتخابات نزدیک ہیں۔ گویا ہم ایک دوراہے پر کھڑے ہیں۔ ہمیں ایک دقفے کے لئے رک کر صحیح راستے کا تعین کرنا چاہیئے۔ کیا ہم پھر سے اپنے آپ کو طوفان کے حوالے کر دیں یا ساحل کا راستہ پکڑیں محب وطن اور سمجھدار قارئین سوچیں کہ کیا مسلم لیگ ہماری مشکلات کا حل کر سکتی ہے۔ جو ایک جسم ہے جس میں روح نہیں۔ کیا عوامی لیگ ہماری راہنمائی کر سکتی ہے۔ جس کا کوئی پروگرام نہیں۔ کیا جماعت اسلامی ہمارے لئے امن کا محل بن سکتی ہے۔ جس کی چھت نیچے اور بنیادیں اوپر ہیں۔ کیا آزاد پاکستان پارٹی کی سواری ہمیں بچا سکتی ہے۔ جس کی مہار غیروں کے ہاتھ میں ہے۔ اگر یہ سب علاج ہم بیسیوں نہیں سینکڑوں مرتبہ آزما چکے ہیں۔ تو پھر ان سے کیا حاصل۔ کیا ہم مایوس ہو کر بیٹھ جائیں۔ لیکن مایوسی تو گناہ ہے۔ ملک کے ایک سنجیدہ اور باوقار اخبار کے قارئین رائے دیں۔ کہ اب وقت نہیں آیا۔ کہ محب وطن شریف، سمجھدار، پڑھے لکھے (امیر و غریب) شیعہ و سنی مسلمان و غیر مسلم سب ملکر ایک ایسی نئی جماعت کی بنیاد ڈالیں۔ جو ہماری کشتی کو گرداب سے نکالنے کا مصمم عہد کرکے آگے بڑھے۔ اور قوم کو ساحل مراد تک لے جائے۔

ایم۔ اے حافظ سرگودھا

اسلام اور تمدّن

مغربی اقوام کی ذہنیت

آج مغربی اقوام اپنی تمدنی اور فکری ترقی پر نازاں اور اکتشافات جدیدہ و تہذیب حاضرہ پر شاداں ہیں۔ اور چونکہ وہ بزعم خود قوانین قدرت پر اقتدار حاصل کر رہی اور ارضی و سماوی کائنات کو اپنے تصرف میں لانے کے لئے جد و جہد میں مصروف ہیں۔ اسلئے جہاں وہ ہر شعبۂ ترقی کو اپنی ذہنی قوت کا کرشمہ خیال کرتی ہیں۔ وہاں وہ اپنے فنون لطیفہ اور ایجادات و اختراعات کو اپنے تمدن و تہذیب کا نتیجہ تصور کرتی ہیں۔ اور اسلام کے تمدنی اور اقتصادی اصول اور معاشرتی قوانین کو دنیا کی مادی ترقی میں روک خیال کرتی ہیں۔

اسلام کے دنیا پر احسانات

لیکن زمانہ کے انمٹ نقوش اور صفحات تاریخ کے ناقابل محو حروف اور خود اسلام کے احکام اس حقیقت کو کھلے طور پر واضح کر رہے ہیں۔ کہ اسلام ہی وہ آفتاب ہے۔ جس نے یورپ اور باقی دنیا میں اس وقت غیر فنا ہی علمی تجلیات اور تمدنی شعاعوں سے ضیاء پاشی کی جب کہ آج کی ترقی یافتہ دنیا تعصب جہالت و بہیمیت اور وحشت و بربریت کی ظلمت سے تاریک و تار تھی۔ اور اسلام اس وقت فرشتۂ رحمت کی صورت میں دنیا کے سامنے آیا۔ جبکہ دنیا توہمات باطلہ بد تہذیبی اور بد نظمی و جہالت کے سمندر میں غوطے کھا رہی تھی۔ اسلام نے شفیق ترین ہستی کی طرح انسانی آداب سکھائے عقول کو صیقل کیا۔ اور تمام انسانی قوی کی بہترین تربیت کی۔ اور باوجود دنیا کی پوری حق پوشی کے اوراق تاریخ اس صداقت کو عریاں کر رہے ہیں کہ دور حاضرہ کا مدنی اور طبعی ارتقائے ذہنی ہے جس کی تہ میں درحقیقت اسلام کے ہی اصول اساسی کار فرما ہیں۔

رہبانیت کی ممانعت

چنانچہ اسلام ہی وہ پہلا مذہب ہے جس نے لا رھبانیۃ فی الاسلام کی صدا بلند کی یعنی اسلام کے نزدیک غیر متمدن و غیر مہذب راہبانہ صرف ناپسندیدہ و غیر مستحسن ہے۔ بلکہ مذہبی لحاظ سے ناجائز اور روح اسلام کے خلاف ہے۔ اس طرح اس مشعل بردار تمدن نے نہ صرف تمدن کی طرف انسان کا رخ پھیر دیا۔ بلکہ اسے مذہب کا جزو اور صحیح اقتضاء قرار دیا۔ اور ایک ہی آواز سے انسان کے اندر بہترین سوشل زندگی کے لئے غیر منتہی حرکت پیدا کر دی۔

دین اور دنیا کے متعلق ارشاد

اسی طرح اسلام ہی وہ ملت اولیٰ ہے۔ جس نے دنیا کو یہ زرین سبق دیا۔ اعمل لدنیاک کانک تعیش ابداً۔ واعمل لآخرتک کانک تموت غداً۔ کہ ایک طرف تم مادی اور تمدنی ترقیات کے لئے اس قدر جد و جہد کرو کہ گویا تم ہمیشہ زندہ رہو گے۔ اور دوسری طرف روحانی ترقیات اور اخروی زندگی کے لئے اس قدر کوشش کرو کہ گویا تم پر کل ہی موت آنے والی ہے۔ اس ایک ہی چھوٹے سے فقرہ سے اسلام نے انسان کے نقطۂ نظر کو ایک ہی وقت میں دو چیزوں کی طرف پھیر دیا۔ ایک طرف اگر اس کی قوت عملیہ و علمیہ کو مادی ترقیات کے لئے حرکت دے دی۔ تو دوسری طرف روحانیت اور غیر محصور اخروی ترقیات کے لئے مستعد کر دیا اس مختصر و جامع کلام نے نہایت عجیب طریق سے مادی اور روحانی ترقیات کے دو سمندروں کو گویا اکھٹا کر دیا ہے۔ اور قوموں کی بہبودی و فلاح اور ذہنی و روحانی ترقیات کے ساتھ جس قدر تعلق رکھنے والے علوم اور وسائل ہیں۔ ان سب کی طرف انسان کی نظر کو پھیر دیا ہے۔

قوانین نیچر کے مطالعہ کی تحریک

پھر اسلام نے مذہب کی تعریف اور حقیقت ہی ایسی پیش کی ہے۔ جس سے انسان کے اندر دینی اور دنیوی تمام معاملات میں عقل صحیح کے استعمال کی

(باقی صفحہ ۶ پر دیکھیں)

شورش پسندوں نے حکومت پنجاب کی اپیل کو اسکی سپر اندازی کے مترادف جانا اور اسکے نتیجہ میں یہ مہم شدت اختیار کر گئی

راولپنڈی کے مسلم لیگی راہنما بظاہر حکام کی اور بباطن شورش کی حمائت کر کے دو رُخی چال چل رہے تھے

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ

رہنماؤں کی پالیسی!

شورش کی نوعیت کے باعث پولیس اور فوج کے ادنیٰ عملہ کے حوصلہ اور وفاداری پر بھی اثر پڑنے لگا۔ اکثر مسلم لیگی راہنما اور مقامی ایم۔ایل۔اے روپوش ہو گئے۔ اور انہوں نے عوام میں آنے سے انکار کر دیا۔ درحقیقت وہ دو رُخی سے کام لے رہے تھے۔ بظاہر وہ حکام کا ساتھ دے رہے تھے۔ لیکن اندر خانہ وہ شورش کی تائید و حمایت کر رہے تھے۔ ضلع بھر میں ایک بھی مولوی ایسا نہ تھا جو شورش کی حمایت نہ کر رہا ہو۔ گرفتار ہونے والے مولویوں میں عارف اللہ خان، محمد مسکین، محمد اسمٰعیل زاہدی اور عبدالحنان شامل ہیں۔ جو سبھی آل مسلم پارٹیز کنونشن کے ارکان تھے۔

دیہی اضلاع سے لوگ کثیر تعداد میں اس شورش میں حصہ لینے آئے۔ خبر ملی کہ ضلع ہزارہ سے دو ہزار پٹھانوں کا دستہ راولپنڈی کی سمت بڑھ رہا ہے۔ مگر سپرنٹنڈنٹ پولیس نے پیر صاحب گولڑہ شریف کو ہدایات بھیجنے پر آمادہ کر لیا۔ کہ وہ لوٹ جائیں۔ اس طرح ایک سن رسیدہ اور سر گرم مولوی محمد اسحٰق مانسہروی تحریک کی قیادت کے لئے آگے آئے۔ لیکن ضلع حکام اس بات میں کامیاب ہو گئے۔ کہ انہیں واپس روانہ کریں۔ اور لاقانونیت اور گڑبڑ سے محترز رہنے کی اپیل جاری کرنے پر مائل کریں۔ شورش مارچ کے تیسرے ہفتے میں ختم ہو گئی۔

لائلپور کی صورت حال!

یہ ضلع بھی احرار کا اہم مرکز ہے۔ جن میں سے کئی ایک جالندھر، گورداسپور، ہوشیارپور، لدھیانہ اور امرتسر کے رہنے والے ہیں۔ آبادکاروں میں سے بھی اکثر نے آبادی اضلاع میں ہیں۔ جنوری ۱۹۵۲ء تک احرار احمدی تنازعہ یہاں بھی دوسرے مقامات کا رنگ اختیار کئے رہا۔ یکم دسمبر ۱۹۵۲ء کو عید میلاد النبی پر احرار نے وہ جھنڈے لگائے۔ جن پر احمدیوں کو اقلیت قرار دینے۔ اور چوہدری ظفر اللہ خان کو کابینہ سے برطرف کرنے کے مطالبات لکھے ہوئے تھے۔ اس کے بعد مطالبات نماز سے پہلے یا بعد کی تقریروں کا باقاعدہ جزو بن گئے۔ تقریریں احمدیوں ہی کے نہیں حکومت کے بھی خلاف ہوتی تھیں سمندری کے ایک جلسہ عام میں مولوی فیروز الدین، حافظ عبدالقدیر، مولوی حکیم اللہ مجاہد، مولوی میر داد اور مولوی عبدالرحیم نے تقریریں کیں۔ جن میں مطالبات پر پورا زور دیا گیا ہے۔ ایسے ہی جلسے لائلپور، سمندری، ٹوبہ ٹیک سنگھ، تاندلیانوالہ اور گوجرہ میں بھی ہوئے۔ اس دوران میں سارا عرصہ ایسے رضاکار بھرتی کئے جاتے رہے۔ جو قرآن پر حلف اٹھاتے۔ اور راست اقدام کے حلف نامہ پر خون سے دستخط کرتے تحریک کے لئے چندہ بھی بڑی آسانی سے جمع ہو گیا۔ اس طرح رضاکاروں کی تعداد نو ہزار اور چندہ کی رقم بتیس ہزار روپے تک پہنچ گئی۔

تحریک کو کئی ایک مسلم لیگی کارکنوں کی تائید و حمایت بھی حاصل تھی۔ اور اصل لیگ کے بہت سے کونسلر مجلس احرار کے آدمی تھے۔ اور لوگوں پر تحریک کے حق میں اثر ڈالا کرتے تھے۔

لائلپور کے غلام نبی جانباز، تاندلیانوالہ کے قاضی محمد حسین اور لائلپور کے مولوی عبیداللہ کو صوبائی حکومت کے زیر ہدایت ۲۷؍فروری کو گرفتار کر لیا گیا۔ یکم مارچ کو ایک جلوس جامع مسجد سے ریلوے سٹیشن کی طرف چلا۔ تاکہ مولوی محمد یوسف خطیب جامع مسجد کی قیادت میں کراچی جانے والے پندرہ رضاکاروں کو الوداع کہہ سکے۔ اس موقع پر کسی شخص کو بھی گرفتار نہ کیا گیا۔ کیونکہ لاہور سے ٹیلی فون پر سپرنٹنڈنٹ پولیس کو جو ہدایات موصول ہوئیں۔ ان میں کہا گیا تھا۔ کہ کراچی جانے والے رضاکاروں کو گرفتار نہ کیا جائے۔ اگلے روز صاحبزادہ افتخار الحق نو رضاکاروں کو لے کر لاہور آنے کے لئے چھ ہزار افراد کے جلوس کے ساتھ لائلپور ریلوے سٹیشن پر آئے۔ اور ریلوے سٹیشن کے سامنے سخت اشتعال انگیز تقریر کی۔ انہیں سالار والا ریلوے سٹیشن پر گاڑی سے اتار کر گرفتار کر لیا گیا۔ ۳؍مارچ کو دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے تحت جلسوں، جلوسوں کی ممانعت کر دی گئی تھی۔ اس کے باوجود سیالکوٹ میں فائرنگ کی خبر ملنے پر چار یا پانچ ہزار افراد کا جلوس جامع مسجد سے ڈپٹی کمشنر کے بنگلہ کی طرف چلا۔ لیکن وہاں پہنچنے سے پہلے ہی تیرہ افراد کو گرفتار کر کے جلوس کو منتشر کر دیا گیا۔ زرعی کالج بھی بند ہو گیا۔ اور رضاکار دیہات سے آنے لگے۔

دولتانہ سے ملاقات کا اثر

شام کو ڈپٹی کمشنر نے سربرآوردہ شہریوں کا ایک اجلاس طلب کیا۔ جس میں ڈسٹرکٹ مسلم لیگ، اور سٹی مسلم لیگ کے صدر بھی شامل ہوئے۔ ان دونوں بھلے مانسوں کی روش کے باب میں اور جو کچھ کہہ لیا جائے۔ اسے مفاد پر مبنی قرار نہیں دیا جا سکتا سٹی مسلم لیگ کے صدر نے تو یہاں تک کہہ دیا۔ کہ ان کی یہ روش اس ملاقات کے زیر اثر ہے۔ جو تھوڑی دیر پہلے انہوں نے لاہور میں صوبہ مسلم لیگ کے صدر سے کی تھی۔

۴؍مارچ کو شہر میں مکمل ہڑتال ہوئی۔ اور سات ہزار افراد جامع مسجد میں جمع ہو گئے۔ جہاں کئی مولویوں نے سیالکوٹ کی فائرنگ کی مذمت میں تقریریں کیں۔ جلسہ کے بعد تین علیحدہ علیحدہ جلوس نکلے۔ جو بعد میں مل گئے اور ان میں شامل ہونے والے افراد کی تعداد بڑھ کر دس ہزار ہو گئی۔ یہ لوگ ڈپٹی کمشنر کے بنگلہ کی سمت بڑھے۔ اور وہاں پہنچ کر مطالبات کو دہرانے اور خود کو گرفتاری کے لئے پیش کرنے لگے۔ تاہم ڈپٹی کمشنر نے بڑی ہوشیاری سے جلوس کا رخ پھیرا اور اس کی رہنمائی کر کے اسے جیل کی طرف لے چلے۔ جہاں جلوس کے رہنماؤں اور ایک سو بیس دوسرے افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس بھی جلوس کے ساتھ گئے۔ ڈپٹی کمشنر نے اس کے بعد ہوم سیکرٹری سے فوج کے لئے استدعا کی۔ اس وجہ سے ۴ اور ۵؍مارچ کی درمیانی رات کو ۹ پنجاب رجمنٹ کی بٹالین یہاں پہنچ گئی۔

۵؍مارچ کو پچاس رضاکاروں کو گرفتار کر کے شہر سے بیس میل دور لے جا کر چھوڑ دیا گیا۔ ایک جلوس کے پچپن افراد کو دفعہ ۱۸۸ تعزیرات پاکستان گرفتار کر لیا گیا۔ لاہور کی فائرنگ کی خبر لائلپور میں ۶؍مارچ کو پہنچی۔ اس پر احتجاج کے لئے کئی جلوس نکلے۔ اور کوئی سوا سو گرفتاریاں ہوئیں۔ چک جھمرہ سے آنے والے رضاکاروں نے جناب ایکسپریس کو لائلپور ریلوے سٹیشن کے قریب روک لیا۔ اس کے بعد یہ خبر بھی آئی۔ کہ لاہور میں مارشل لاء لگ گیا ہے۔ شام کو وزیر اعلیٰ کا یہ اعلان موصول ہوا۔ کہ حکومت پنجاب شورش پسندوں کے مطالبات سے متفق ہو گئی ہے۔ یہ مطالبات اس کی سفارش کے ساتھ مرکز کو بھیجے جا رہے ہیں۔ اور ایک صوبائی وزیر بھی کراچی جا رہا ہے۔ تاکہ مرکزی کابینہ کے سامنے یہ مطالبات پرزور انداز سے پیش کرے شورش پسندوں نے اس اپیل کو حکومت پنجاب کی سپر اندازی کے مترادف جانا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مہم شدت اختیار کر گئی۔ اور بعض مسلم لیگی ارکان اسمبلی نے اس واقعہ کے بعد خود کو گرفتاری کے لئے پیش کرنے کی تجویز کی۔

۷؍مارچ ہنگامہ۔ گڑبڑ۔ لاقانونیت کا دورہ تھا۔ سارا روز تین الگ الگ جلوس نکلے۔ اور کوئی ۷۰ گرفتاریاں ہوئیں۔ ان میں صدر سٹی مسلم لیگ شیخ بشیر احمد بھی شامل تھے جنہوں نے خود کو گرفتاری کے لئے پیش کیا۔ دس ہزار افراد کے ہجوم نے ضلع کچہری پر ہلہ بول دیا۔ اور وہاں پہنچ کر کھڑکیاں توڑ ڈالیں۔ اور مجسٹریٹوں کو عدالتیں بند کرنے پر مجبور کیا گیا۔ اس کے بعد ہجوم نے ڈپٹی کمشنر کے بنگلہ کا رخ کیا۔ لائلپور کاٹن ملز کی ایک پٹھان کی دکان لوٹ لی گئی۔ ریلوے لائن کو اکھاڑ ڈالا گیا۔ اور ریلوے اسٹیشن کے قریب تین ٹرینوں کو روکا گیا۔ ریلوے سٹیشن پر دوکانوں اور مسافروں کو بھی لوٹا گیا۔ گاڑی میں بیٹھی ہوئی بعض خواتین سے چھیڑ چھاڑ کی گئی۔ اور ایک کیبن والے کو شدید طور پر زخمی کر دیا گیا۔ ہجوم کو منتشر ہونے کی ہدایت کی گئی۔ لیکن جب اس نے ہدایت پر عمل کرنے سے انکار کر دیا۔ تو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے پولیس کو گولی چلانے کا حکم دیدیا۔ اس حکم کے ماتحت سنتالیس گولیاں چلائی گئیں۔ جن سے چار اشخاص ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ اس کے بعد کرفیو لگا دیا گیا۔ اس روز بعض مسلم لیگی ارکان اسمبلی نے سمندری میں ایک جلوس کی قیادت کی۔

ضروری اعلان برائے تاجر صاحبان

تمام امراء، پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ اپنے (شہری) حلقہ کے تاجر احباب میں کسی موزوں اور مستعد تاجر دوست کو سیکرٹری تجارت منتخب فرما کر دفتر ہذا کو ان کے نام اور پتہ سے مطلع فرمائیں۔ نائب ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ

لائل پور کے سرکردہ شہریوں کے اجلاس میں خود ضلع مسلم لیگ کے صدر نے مجلس عمل کی ترجمانی کے فرائض ادا کئے

ڈسکہ میں ۸ مارچ کو بیس ہزار افراد کا ہجوم ان لوگوں کی نماز جنازہ پڑھنے کے لئے جمع ہوا۔ جو گذشتہ روز ہلاک ہوئے تھے۔ اسی روز زمیندارہ کالج سے ایک اور جلوس نکلا۔ دن بھر دفعہ ۱۴۴ کے احکام کی خلاف ورزی ہوتی رہی۔ اور کوئی ایک سو اسی گرفتاریاں ہوئیں۔ جس وقت یہ خبر ملی۔ کہ ایک ہجوم چنیوٹ بازار کی طرف بڑھتا چلا آ رہا ہے۔ تو ڈپٹی کمشنر اور ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس فوج کا گشتی دستہ لے کر وہاں پہنچے ان کا سامنا ایک ایسے ہجوم سے ہوا جو چار ہزار افراد پر مشتمل تھا۔ اس ہجوم کو غیر قانونی اجتماع قرار دے کر منتشر ہونے کا حکم دیا گیا۔ لیکن اس حکم پر کسی نے عمل نہ کیا۔ اور ڈپٹی کمشنر نے فوج کو فائرنگ کا حکم دے دیا۔ جس سے ایک شخص زخمی اور تین ہلاک ہو گئے۔

بعد ازاں رہنما کار گوجرانوالہ سے ایک ایسے ٹرک میں آئے۔ جس میں لاؤڈ سپیکر لگا ہوا تھا۔ وہ یہاں سے بچ کر نکل گئے۔ اور ٹرک میں منٹگمری چلے گئے۔ جہاں انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ ان کے پاس تین تین ریوالور کافی گولیاں اور تیس ہزار روپے کی نقد رقم موجود تھی۔ اسی شام ایک ہجوم نے شہر کے اندرونی سلسلہ مواصلات کے تمام تار کاٹ ڈالے۔

۹ مارچ کو دن بھر کا کرفیو لگا دیا گیا تھا لیکن اس کے باوجود زمیندارہ کالج کے طلبہ نے بڑا لمبا جلوس نکالا۔ رضاکار دیہات سے بھی آئے اور ان میں سے ایک سو بیس کو جو جامع مسجد میں پڑاؤ ڈالے پڑے تھے۔ گرفتار کر لیا گیا۔ شام کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے سرکردہ شہریوں کا ایک اجلاس طلب کیا جس میں ضلع مسلم لیگ کے صدر نے صرف مجلس عمل کی ترجمانی کے فرائض ادا کئے۔

۱۱ مارچ کو وزیر اعلیٰ کی طرف سے دوسری اپیل آئی۔ جس میں شورش پسندوں کے خلاف سخت کارروائی کرنے کی ہدایت کی گئی تھی۔ اس کا بڑا اچھا اثر ہوا۔ کیونکہ اس سے ضلعی حکام کو ایک واضح ہدایت مل گئی۔ اس لئے تحریک دبنے لگی۔ اور اگرچہ ۱۷ مارچ کو رضاکاروں کا ایک جلوس جامع مسجد سے نکلا۔ تاہم ۱۹ مارچ کو ملٹری کی اعانت سے مسجد کو خالی کرا لیا گیا۔ اور ۲۰ مارچ کو ضلع کے حالات اعتدال پر آ گئے۔

اس سارے عرصہ میں نہ کسی احمدی کے جان و مال کو، نہ شہر یا صنعتی رقبے میں کسی اور جائداد کو نقصان پہنچا۔ غیر سرکاری فائرنگ کے دو واقعات ہوئے۔ دونوں دفعہ کسی احمدی نے غلط فہمی کے باعث گولی چلائی۔ جس سے بعض بچے زخمی ہو گئے۔

اس ضلع میں چک جھمرہ۔ جڑانوالہ۔ دجکوٹ۔ سمندری۔ تاندلیانوالہ۔ گوجرہ۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ اور کمالیہ کے قصبات پر بھی یہ شورش اثر انداز ہوئی۔ لیکن ان مقامات پر نہ طاقت استعمال کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ نہ احمدیوں کا کوئی جانی یا مالی نقصان ہوا۔

شورش پسندوں نے اس ضلع میں فنڈ کی جس رقم پر قبضہ کیا گیا وہ مبلغ چار ہزار سات سو تئیس روپے دو آنے تین پائی بنتی ہے۔

منٹگمری کی صورت حال

منٹگمری احرار کا ایک اہم مرکز ہے۔ کیونکہ (۱) یہاں احرار کے متعدد کارکن آباد ہیں (۲) احرار اور اینٹی احمدیہ تحریک کے داعیوں کے خلاف کئی قانونی مقدمات ہوئے ہیں۔ اور (۳) احرار جامعہ رشیدیہ کے نام سے ایک ادارہ چلا رہے ہیں۔ جو ان کی نیم مذہبی۔ نیم سیاسی سرگرمیوں کا سب سے بڑا مرکز تھا۔ اس ضلع کے پانچ سرکردہ احرار کارکن مفتی ضیاء الحسن۔ مولوی حبیب اللہ۔ مولوی لطف اللہ۔ مولوی عبید اللہ اور مولوی بشیر احمد رضوانی ہیں۔ مفتی ضیاء الحسن احرار رہنما مولوی حبیب الرحمن لدھیانوی کے بھتیجے ہیں۔ جو منٹگمری میں آ کر آباد ہو گئے ہیں۔ مولوی حبیب اللہ۔ مولوی لطف اللہ اور مولوی عبید اللہ تینوں بھائی ہیں۔ اور جامعہ رشیدیہ کے بانی ہیں۔

منٹگمری میں فسادات سے پہلے یا ان کے دوران میں جو واقعات ہوئے۔ اور جن کی روداد مسٹر حق نواز سپرنٹنڈنٹ پولیس کے مفصل تحریری بیان میں مذکور ہے۔ وہ اسی نوعیت کے ہیں جیسے دوسرے مقامات پر رونما ہوئے۔ یعنی مقامات احرار اور احمدیوں کی ایک دوسرے کے خلاف تقریریں۔ جولائی ۱۹۵۲ء کی آل پارٹیز کنونشن کی جانب سے مطالبات کی تشکیل کے بعد مساجد سے احمدیوں کے خلاف شدید پروپیگنڈا۔ راست اقدام کے لئے فنڈ کی فراہمی اور رضاکاروں کی بھرتی اور ۲۷ فروری کی گرفتاریوں کے بعد عوامی جلسوں جلوسوں اور دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری یا دفعہ ۳ پنجاب پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت گرفتاریوں پر مشتمل ہیں۔

باقی صفحہ ۸ پر

اسلام اور تمدن

(بقیہ صفحہ ۵)

ترکیب ہوتی ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ الدین ھو العقل ولا دین لمن لا عقل لہ۔ کہ مذہب افکار عالیہ اور عقل سلیم کا نام ہے۔ جس کا استعمال انسان کو تمدن کے اعلیٰ مقام پر لے جاتا ہے۔ اور جسے عقل نہیں۔ اس کا دین بھی نہیں۔ گویا جو شخص صحیفہ فطرت اور قوانین نیچر کا مطالعہ نہیں کرتا اور نہ ان سے صحیح نتائج اخذ کرکے غور و خوض سے کام لیتا ہے۔ بلکہ تمدن کے ان وسائل اور مسائل سے ناآشنا محض ہے۔ وہ درحقیقت مذہب کی حقیقت سے ناواقف اور غیر آشنا ہے۔

اسلام کے بیان کردہ اصول تمدن کا نتیجہ

پھر نہ صرف اسلام نے تمدنی اور عمرانی ترقی کی طرف تحریص و ترغیب دی۔ بلکہ ایسے بنیادی اصول سے دنیا کو آگاہ کیا۔ جو انسان کو اخلاقی و روحانی کمال تک پہنچانے کے علاوہ تہذیب و تمدن اور ظاہری و دنیوی رفعت و منزلت کے عالی شان مقام پر پہنچاتے ہیں۔ اور وہی اصول اور قرطاس تاریخ صاف بتا رہے ہیں۔ کہ آج کے تمام علوم و صناعات بدیعیہ کی خیرہ کن ترقی بھی درحقیقت اسلام کے بیان کردہ اصول و تمدن کا نتیجہ ہے۔ چنانچہ اسلام کی اس رنگ کی خصوصیت اور فوق العقل برتری کا خود بعض مستشرقین و محقق مورخین نے کھلے الفاظ میں اعتراف کیا ہے۔ جیسا کہ فرانس کا ایک نامور مستشرق موسیو گاسٹن لکھتا ہے۔

یہ ایک کھلی ہوئی صاف اور واضح صداقت ہے۔ کہ اسلام اصل میں ایک طرح کا اجتماعی مذہب ہے۔ جس سے دنیا کی دو تہائی آبادی کا ذہن حق تسلیم کرتی ہے۔ ہمیں معلوم ہے۔ کہ اس عاقلانہ مذہب کے قانون میں وہ تمام قواعد اور نصائح موجود ہیں۔ جن سے زمانہ حال کا تمدن بنا ہے۔ گویا اسلام ہی امتزاج عناصر کا نتیجہ ہے اس حیرت انگیز سائنٹیفک مذہب نے دنیا کی عمرانی ترقی کے لئے ہر قسم کے بنیادی مسائل و ذرائع یورپ کو بہم پہنچائے۔ گو ہم میں کوئی شخص بھی اس فضیلت کا اعتراف نہ کرے۔ اور اس کے احسان کا رہین منت نہ ہو مگر یہ امر واقعہ ہے۔

درخواست ہائے دعا!

احباب جماعت سے اپنی مکمل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے (۱) امین الرشید ہاشمی ۵۵ ووڈ سٹریٹ کراچی (۲) میری والدہ دیرینہ بیمار ہیں مگر چند دنوں سے طبیعت زیادہ خراب ہے اور تیز میری بیماری کے لئے دعا فرمائیں۔

محمد لطیف احمد میکلوڈ روڈ لاہور

جماعت اسلامی کے مقامی کارکن اور دوسرے مولوی تحریک میں شامل ہوگئے اور مسجدیں رضاکاروں کے ہیڈکوارٹر بن گئیں

جماعت اسلامی کے مقامی کارکن اور دوسرے مولوی تحریک میں شامل ہو گئے۔ اور مسجدیں رضاکاروں کے ہیڈکوارٹر بن گئیں۔ احرار جماعت اسلامی، مسلم لیگ اور دوسری جماعتوں کے ان کارکنوں کے نام جنہوں نے مظاہروں میں سرگرمی سے حصہ لیا سپرنٹنڈنٹ پولیس کے تحریری بیان کے ضمیمہ ا میں مذکور ہیں۔ جہاں تک رضاکاروں کا تعلق ہے۔ منٹگمری میں دو ہزار، اوکاڑہ میں ڈیڑھ ہزار، عارف والا میں سات سو اور چیچہ وطنی میں دو سو بھرتی کئے گئے۔

صوبائی حکومت کی جانب سے مولوی لطف اللہ اور حبیب اللہ کی گرفتاری کے احکام ۲۷ فروری کو موصول ہوئے۔ حبیب اللہ پہلے ہی ہائی کورٹ کے ایک حکم کی رو سے توہین عدالت کی بناء پر سزائے قید بھگت رہا تھا۔ ضلعی حکام مزید گرفتاریاں کرنا چاہتے تھے۔ انہوں نے مفتی ضیاء الحسن، مولوی عبداللہ اول اور مولوی عبداللہ ثانی کی گرفتاری کے لئے صوبائی حکومت سے اجازت حاصل کرلی۔ ۲ مارچ کو اے۔ ڈی۔ جی آئی سے ہدایات موصول ہوئیں کہ کراچی جانے والے رضاکاروں کو گرفتار نہ کیا جائے۔

شورش میں اضافہ

وزیراعلیٰ کی ۴ مارچ کی اپیل کا یہاں بھی دوسرے مقامات کا سا اثر ہوا۔ اس اپیل نے شورش کو تیز تر کردیا۔

اس ضلع میں اہم واقعات صرف اوکاڑہ میں ہوئے۔ ۶ مارچ کی اپیل کا یہاں بھی دوسرے مقامات کا سا اثر ہوا۔ اس اپیل نے شورش کو تیز تر کردیا۔

اس ضلع میں اہم واقعات صرف اوکاڑہ میں ہوئے۔ ۷ مارچ کو تین ہزار افراد کا ایک ہجوم ریلوے سٹیشن پر پہنچا۔ اور اس نے ڈاؤن پاکستان میل کو تین گھنٹے تک روکے رکھا۔ ہجوم نے ڈبوں کی کھڑکیاں اور "ویکیوم" کی زنجیریں توڑ ڈالیں۔ اور مسافر خواتین سے چھیڑ چھاڑ کی کوشش کی۔ ۸ مارچ کو اوکاڑہ کے قریب تار کی لائن کاٹ ڈالی گئی۔ ۳ اپریل کو جامع مسجد میں بعض جوشیلی تقریریں ہوئیں۔ جن کے بعد عورتوں کا ایک جلوس لکھے ہوئے نعرے ہاتھوں میں اٹھا کر نکلا۔ پولیس نے ان تحریری نعروں کو اپنے قبضہ میں کرنے کی کوشش کی۔ لیکن پانسو افراد کا ایک مشتعل ہجوم اس پر پل پڑا۔ پولیس جب اس

ہجوم کو پسپا کر رہی تھی۔ ایک ستر سالہ بوڑھا زخمی ہو گیا۔ اور بعد میں ہسپتال پہونچ کر چل بسا۔ اس کے علاوہ ۸ تاریخ کو بھی ایک واقعہ ہوا جس کا ذکر اگرچہ کسی سرکاری بیان میں نہیں آیا۔ تاہم اسے بے اعتمادی سے دیکھنے کی ہمیں کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ اس روز اوکاڑہ کے قریب چک ۲/۴ ایل کے رہنے والے حافظ محمد بخش سیکرٹری جماعت احمدیہ اور ان کے کنبہ کے دو افراد کو جن میں سے ایک گریجوایٹ اور دوسرا بی اے ایل ایل بی ہے اپنے عقیدے سے ارتداد اور بانی سلسلہ احمدیہ کے متعلق دشنام طرازی پر مجبور کیا گیا۔ پھر انہیں چار پانچ ہزار افراد کا ایک ہجوم ان کے گاؤں سے جامعہ ملیہ اوکاڑہ میں لایا۔ جہاں انہیں مولوی ضیاء الدین اور مولوی معین الدین کے پاس پیش کر کے اپنے ارتداد کا دوبارہ اعلان کرنے پر مجبور کیا گیا۔

۱۴ مارچ کو منٹگمری اور اوکاڑہ میں چوبیس گھنٹے کا کرفیو لگا دیا گیا۔ تاکہ سرغنوں کی گرفتاری آسان ہو جائے۔ اسی غرض کے لئے منٹگمری میں ۱۴ مارچ کو دن کے ڈھائی بجے سے اگلے روز چھ بجے صبح تک دوبارہ کرفیو لگایا گیا۔ ۱۳ مارچ سے سترہ روز کے لئے منٹگمری اور اوکاڑہ میں جلسوں اور جلوسوں کی ممانعت بھی کردی گئی تھی۔

اوکاڑہ کے واقعہ کے بعد ضلع منٹگمری کے حالات ۱۰ اپریل ۱۹۵۳ء کو اعتدال پر آ گئے۔

ہم یہاں تک اس قضیہ سے تعلق رکھنے والے واقعات کو تاریخی ترتیب سے بیان کر آئے ہیں۔ ہم نے متعلقہ حقائق و واقعات کی تفصیل کے ساتھ ان امور کے بارے میں اپنا فیصلہ بھی دیا ہے جو بعض فریقوں کے درمیان متنازع فیہ ہیں۔ اب ہم اپنے نتائج مرتب کرتے ہیں۔ اور ان سوالات کا جواب دینے کی طرف متوجہ ہوتے ہیں جو ہماری تحقیقات کا موضوع بنے ہیں۔ پنجاب میں ۱۹۵۴ء کے قانون نمبر ۲ کی دفعہ ۳ کے مطابق ہمیں یہ کام سونپا گیا تھا کہ ہم حسبِ ذیل زیرتنقیح امور کی روشنی میں فسادات سے تعلق رکھنے والے واقعات اور ان کی ذمہ داری کے بارے میں تحقیقات کریں

(ا) فسادات کی ذمہ داری

(ب) وہ حالات جو ۶ مارچ ۱۹۵۳ء کو لاہور میں مارشل لاء کے نفاذ کا باعث بنے۔

(ج) صوبے کے شہری حکام نے فسادات کو روکنے اور آغاز کے بعد ان سے نبٹنے کے جو اقدامات کئے وہ کافی تھے یا نہیں؟

شق ب میں حالات کے متعلق جو کچھ پوچھا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم فسادات سے پہلے اور ان کے دوران میں رونما ہونے والے واقعات کو محض بیان کردیں۔ ہم اس سے یہ مراد لیتے ہیں کہ ہمیں اس تعلق کو واضح کرنا ہے۔ جو فسادات سے قبل اور دوران میں ہونے والے واقعات کا مارشل لاء کے نفاذ سے تھا۔ یہ قانون ہمیں اس امر کی تحقیقات کرنے کو بھی کہتا ہے۔ کہ فسادات کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے۔ اسلئے امور زیر تنقیح کی نوعیت ہی سے ظاہر ہے کہ فسادات کی ذمہ داری اور مارشل لاء کے نفاذ کا موجب بننے والے واقعات کے متعلق اپنے نتائج بیان کرنے

وقت بحث، حوالوں اور تحقیقات کے مختلف حصے آپس میں لازماً مل جائیں گے۔ ہم نے دونوں معاملات کو حتی الامکان جدا جدا رکھنے اور اعادہ سے بچنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن اس سے انکار نہیں ہوسکتا کہ ان کا آپس میں بڑا گہرا تعلق ہے۔ اور وہ ایک دوسرے میں بالکل ملے ہوئے ہیں ذمہ داری کے متعلق استفسار اگرچہ شق ا کے تحت اور حالات کے متعلق شق ب میں ہے تاہم حالات کی تفصیل پہلے بیان کرنا ہمارے نزدیک زیادہ سہل اور منطق کے اصول کے عین مطابق ہے۔ (باقی آئندہ)

بقیہ صفحہ ۳ لیڈر

اس لئے بھی رہنا ضروری ہے کہ بعض غیراز جماعت دوستوں کو اگر صحیح حوالے دیکھنے کی ضرورت ہو تو وہ اپنے کسی احمدی دوست کے کتب خانہ میں دیکھ سکتے ہیں۔ اور ان کے شکوک رفع ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ دیکھا گیا ہے کہ بعض عاقبت نااندیش لوگ آپکی تصانیف کے ادھورے اور کتر و بیونت کئے ہوئے حوالے عوام میں پھیلا کر ناحق جماعت کے خلاف انہیں مغالطہ میں ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کہ اگر انہیں صحیح حوالے دکھا دیئے جائیں تو مغالطہ میں نہ پڑیں۔

ہمیں امید ہے کہ احباب ان فوائد کے پیش نظر جن کا تھوڑا سا ذکر ہم نے اوپر کیا ہے جلد از جلد اپنا سیٹ حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۰۲